Lesson # 131 (35-52)

Root Words

• اجنبی ← ج - ن - ب ← جانب - پہلو - جنبی - اجنبی

(انجانا مجھ کو) (باکی سے اجنبی)

• عَبَدَ ← عبادت
← غلامی
← پرستش

• الاصنام ← ص - ن - م ← بت

* قرآن میں بُت کیلئے 5 لفظ آئے ہیں۔

① الاصنام ← چاندی - پیتل کی مورتیاں جن کو تراشتے ہیں۔

• ابراہیمؑ کا باپ آزر ان کو پوجتا تھا۔

• جن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ transfer کر سکیں۔ • نقش نہیں ہوتے

② طاغوت ← (النساء) سرکش بننا

• وہ شخصیت / ذات جو اللہ کی بندگی کو قبول نہ کرنا

• وہ تمام باطل قوتیں / اللہ کے سوا ہر سرکش طاقت

③ نُصُب ← گاڑے ہوئے پتھر

(الانعام)

④ وَثَن ← مخصوص مقامات درخت و پتھر وغیرہ جن کی خدائی تسلیم کریں۔

⑤ جِبْت ← جادو، ٹونا - ستاروں کے اثرات وغیرہ

• قلب ← مشہور جسم کا حصہ - دل -

دل ← سوچ، فکر، عقل، فہم

• فؤاد ← دل کے اندر کی کیفیت۔

عین اور لقمہ

ف - ء - د ؛ گوشت کو آگ پر بھوننا

جسم کا وہ حصہ جہاں جذبات کی گرمی ہو

سینہ ← دل ← جذبات

• صدور ← سینہ (سینے کے اندر دل ہوتا ہے) (دل کے اندر جذبات)

• تھوی ← ھ-و-ی ← خواہشات کا مشتاق بنانا

• ث-م-ر ← ہر چیز کا نتیجہ ۔ پودے پھل پھول ۔

• تشکرون ← ش-ک-ر ← امڈ آنا

① ← حمد کرنا

② ← شکر ادا کرنا

• تشخص ← ش-خ-ص ← دیکھنا ۔ آنکھوں کا بے نور ہونا، پلک نہ جھپکنا ۔ آنکھیں پتھرا جانا ۔

* دیکھنے کیلئے قرآن میں 7 الفاظ بیان ہوئے ہیں ۔

1. تشخص دیکھنا (پتھرا جانا ← بے نور ہو جانا)
2. لمح ← آنکھ کا جھپکنا لمحہ بھر میں
3. تطلع ← ٹکٹکی باندھ کر سامنے دیکھنا اور دوڑتے چلے جانا
4. عشا ← ع-ش-و ← رات کی نگاہ کمزور ہونا (عشوہ night blindness)
5. اغمض ← چشم پوشی کرنا (البقرہ)
6. زاغ ← نظر کا ڈھل جانا
7. ذرک ← چمکنے والی بجلی ۔ کسی تیز روشنی سے آنکھ کا جھپک جانا ۔

• مقنعی ← ق-ن-ع ← سر اٹھانا ۔ سر کو اٹھا کر دیکھنے والا ۔ تیزی سے بڑھنا (سر اٹھا کر دوڑے ہیں)

• افئدتہم ← دل (ف-ء-د)

فواد ← واحد

• زوال ← ز-و-ل ← کوئی چیز اپنی درست سمت چھوڑ کر مڑ جائے

• بُعثِرَت ← ب - ع - ث - ر ← چھپی ہوئی چیز کا کھول کر سامنے آجانا

• مُقَرَّنِين ← ق - ر - ن ← دوست - ساتھی - زمانہ -
(کسی کو باندھ دیا جائے) (دو چیزوں کا باہم ملا دینا)

• الاصفاد ← ص - ف - د ← باندھنا - قید کرنا (مسلسل ہوتا ہے) باہم مربوط سلسلہ -

① سلاسل ← زنجیریں
② اغلال ← ہتھکڑی - بیڑی - زنجیر سے باندھے
③ انکال ← عام کڑیاں - عبرت والی سزا
④ الاصفاد ← طوق زنجیر جس سے قیدیوں کو جکڑا جاتا ہے

• سرابیلھم ← س - ر - ب - ل ← قمیض - لباس
(سربال کی جمع)

• قطران ← ق - ط - ر ← پگھلا ہوا تانبہ — عذاب کی شدت کو بیان کیا جا رہا ہے
[پر جلنے والا غلیظ مادہ] ← گندھک
[جو زہریلا دار ہو اور سیاہ مادہ ، چھوڑتا ہو].
← یہ آگ مجرموں کے جسم سے لپٹ رہی ہوگی -
★ مُہل ← پگھلنے والی دھات کیلئے
چاندی ، تانبہ ، لوہا

• الالباب ← ل - ب - ب ← نچوڑ - عقل - خلاصہ -
لب لباب

ابراہیمؑ اللہ کو پکار رہے ہے۔ فریاد کر رہے ہے کہ اس بستی کو
امن کی بستی بنا دیں۔ مکہ کی اس بستی کو امن کا شہر بنا دے۔
اے اہل قریش! اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے
رب کو پکار کر دعا کی تھی۔ دعا یہ تھی کہ مکہ کو امن کا
شہر بنا دے۔ ابراہیمؑ خلیل اللہ تھے۔ ابراہیمؑ ہر قربانی
دیتے گزرتے چلے گئے۔ کسی چیز کی پرواہ نہ کی۔ پھر
اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کی کیسے نہ سنتے۔

* ہمارے گھروں میں امن ہونا چاہیئے۔ اس کیلئے پہلے دلوں اور
ذہنوں میں امن ہونا چاہیئے خواہ کیسے بھی حالات ہوں۔
زبان میں امن ہو تو پھر آنکھوں اور ہاتھوں میں بھی
امن ہوتا ہے۔ انسان غلط نہیں بولتا۔ غلط کام نہیں کرتا
چوری وغیرہ نہیں کرتا۔ جب گھروں میں جھگڑا ہوتا
ہے تو اس کی اثرات آس پاس بھی ہوتے ہیں

دوسری دعا یہ کی کہ بچا میرے بچوں کو بتوں کی پوجا سے۔
ابراہیمؑ نے اپنے لیے دعا کی۔ کہ بچا۔ گویا کہ ان کو سب سے زیادہ
اس بات کی فکر تھی کہ مجھ سے کوئی غلطی نہ ہو جائے۔

ہم یہاں خود کو غلط سمجھتے ہی نہیں۔ کہ ہم سے کوئی غلطی
نہیں ہو سکتی۔

اولاد کی محبت بڑی ایسی چیز ہے۔ ابراہیمؑ بھی اپنی اولاد کیلئے
دعا کر رہے ہے۔ ہم بھی اپنے بچوں کی ایمان کی، اخلاق کی،
اسلام کی اور کردار کی فکر کریں۔

• آج فکر کرتے ہے کہ ہم مر جائے تو بچے کھائے گے کیا؟ پہلے لوگ
فکر کرتے تھے کہ ہمارے بچے اللہ کی بندگی کرتے رہے۔

• ابراہیمؑ کی بھی یہ دعا تھی کہ مجھے اور میری اولاد
کو بچا بتوں کی پوجا سے۔

حضرتؐ محمدؐ کی بھی یہی تھی کہ مجھے فکر نہیں ہے کہ تم بتوں کی پوجا کرنے لگو گے بلکہ یہ فکر ہے کہ کہیں خواہشات کے پاس نہ بھاگنے لگو۔

(36)

پھر کہتے ہے اے میرے رب ان بتوں نے زیادہ تر کو گمراہی میں ڈال دیا ہے۔ ابراہیمؑ نے اللہ سے درخواست کی کہ ہمیں ان سے بچائے کیونکہ اہل مکہ پوجا کر رہے ہے تو کہیں میری اولاد بھی گمراہ نہ ہو جائے۔

ابراہیمؑ نے کہا جو تو میری پیروی کریں وہ میرے ہے اور جو نافرمانی کریں / توحید کے خلاف چلے تو پس بے شک آپ یقیناً درگزر کرنے والے ہے۔

- مفسرین کے مطابق عصیانی = [نافرمانی کرنا / توحید کے خلاف
- اولاد تو ساری ابراہیمؑ کی ہے لیکن کہا جو توحید پر چلے گا وہ میرا ہے۔
- اور جو نافرمان ہے ان کیلئے کہا اللہ رب العزت تو بڑا مہربان ہے۔ یعنی ابراہیمؑ کتنے نرم ہے۔ ان کیلئے بددعا نہیں کی۔ سفارش نہیں کی کافروں کے بارے میں۔ یہ بھی نہیں کہا عذاب نازل کر دیں۔ بلکہ اللہ سے درگزر کی التجا کی ہے۔
- آخرت کی پکڑ کے لحاظ سے ابراہیمؑ نے عذاب کی دعا نہیں کی بلکہ درگزر کی التجا کی ہے اللہ رب العزت سے۔ ابراہیمؑ بہت نرم مزاج تھے۔ بہت نرم انداز تھا

Lesson 131 (Tafseer)

(37)

اب دعا کر رہے ہے اور اس دعا میں (3) خاص باتیں ہیں:

★ **بخاری کی حدیث**

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہے:

عورتوں میں سب سے پہلے حاجرہؑ نے سب سے پہلے کمر میں پٹہ باندھا تھا۔ ابراہیمؑ ان کو اور اسماعیلؑ کو لیکر آئے اور کھجور کا تھیلہ دیا۔ حاجرہؑ نے ان سے کئی بار پوچھا کہ ایسی جگہ چھوڑ کر کیوں جا رہے ہے جہاں نہ پانی ہے اور نہ کھیتی ہے۔ تو پھر (حضرت ابراہیمؑ نے اشارہ کیا) کہا اللہ کا حکم ہے۔ تو وہ ہمیں اکیلے نہ چھوڑے گا۔ ⇒ پھر حاجرہ واپس چلی گئی۔

پھر ابراہیمؑ نے اونچے ٹیلے پر جا کر دعا کی ہے (بیت اللہ کی طرف منہ کرکے) جو (37) تک ہے۔ ←

- اولاد جو اتنے سالوں بعد عطا کی۔ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر حاجرہؑ کا کردار کہ عورت کے اندر ایمان ہو تو وہ کتنی طاقتور ہوتی ہے۔
- حاجرہؑ کا ایمان، وہ جرأت اللہ کو اتنی پسند آئی کہ حج و عمرہ تب تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس جگہ کا طواف نہ کرلیں۔

حدیث continue :

جب اسماعیلؑ کا دودھ اور پانی ختم ہوگیا۔ پھر صفا کا چکر مکمل کیا پھر مروہ کا۔ اسی لیے صفا و مروہ کا 7 round لگاتے ہیں۔ حاجرہؑ نے ایک آواز سنی۔ اور زمزم کے پاس ایک فرشتہ نظر آیا۔ سیدہ حاجرہؑ نے حوض کے پاس پانی کو زم زم کیا۔ محمدؐ نے کہا اللہ حاجرہؑ پر رحم کرے اگر وہ زمزم

کو رولتی تو وہ عام ہوتا۔ پھر انہوں نے پانی پیا اور
انہوں نے بچے کو دودھ پلایا۔ پھر فرشتے نے کہا فکر نہ کرو یہ
گھر کو یہ بچہ اور اس کا والد تعمیر کریں گے۔

محترم ← المحرم ← مفسرین کے مطابق
عزت والا

• مسجد کے پاس گھر بسایا نا۔ بچہ جب نیک کام دیکھتا ہے
تو وہ کرتا ہے۔ ہم یہ تو دیکھتے ہیں کہ گھر کے اندر
ساری facilities ہے کہ نہیں لیکن مسجد کا نہیں دیکھتے۔

• ابراہیمؑ کہتے ہیں میں نے اپنی اولاد کو اس لیے
اللہ کے گھر کے پاس لا کر بسایا ہے تاکہ وہ نماز ادا کریں۔
نماز کافر اور مومن کے درمیان فرق کرتی ہے۔
ابراہیمؑ نے اپنی اولاد بیوی کی خستہ حالی اور بے بسی کا
ذکر نہیں کیا۔ مالکا تو صرف اللہ کا گھر۔ نماز قائم
کرنا۔ جس نے نماز قائم کی اللہ کا دین قائم کیا

(5) بات کی لوگوں کے دل مشتاق ہو جائیں۔ وہ جلدی جلدی
اس گھر کی طرف آنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہیں
کی کہ سب لوگوں کے دل اس طرف مائل کر دیں۔
بلکہ کہا کچھ لوگوں کے دل۔ یعنی صرف مسلمانوں کے
دل۔ اگر ابراہیمؑ من الناس کی بجائے افئدۃ
الناس کہہ دیتے تو سب (کافر، مشرک) لوگوں
کے دل مائل ہو جاتے۔

• کہتے ہیں یہ دعا خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد مانگی تھی، جب
بیوی بچوں کو چھوڑا تھا تب بھی مانگی تھی۔

• پھر ابراہیمؑ نے کھانے پینے کی ضروریات بھی مانگی تھی۔
ہر طرح کی چیز مانگی تھی۔ شاید کہ وہ شکر ادا کریں۔

③ چکر ← جس میں بیت اللہ کی تعمیر دونوں باپ بیٹا کرتے ہے۔
① چکر ← جب ابراہیمؑ بیوی بچے کو چھوڑنے گئے تھے۔

⑦ باتیں دعا کے نتیجے میں سامنے آتی ہیں

سب سے اہم شکر گزاری ہے۔ * [ابراہیمؑ نے وہاں کے ① چکر لگانے - بیوی نے ناشکری کی - کیا جو کھیت ہل لیں پھر ② چکر لگایا - کیا جو کھیت قائم رکھے

(38)

اے اللہ تجھ سے کچھ بھی چھپا نہیں ہے۔ ہم جو کرتے ہیں آپ کو سب پتہ ہے۔ اور اللہ سے آسمان اور زمین میں کچھ پوشیدہ نہیں ہے۔

- ابراہیمؑ جب دعا مانگ رہے تھے تو کہہ رہے تھے تجھ سے میرے دل کی بات کچھ بھی چھپا نہیں ہے۔ کیونکہ آسمان و زمین میں تجھ سے کچھ چھپا نہیں ہے۔

← ابراہیمؑ اللہ کے حکم پر بیوی بچے کو چھوڑ آئے تھے پھر کوئی فکر نہیں۔

(39)

شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کیے۔ ابراہیمؑ بہت شکر گزار تھے۔

- اس سے یہ بات پتا چلتی ہے جب دعا مانگی جائے اور قبول ہو جائے تو شکر بھی ادا کرنا چاہیے اللہ سے دعائیں مانگنی چاہیئے۔ اسلام کی ہدایت کی۔ بچوں کے نمازی بننے کی۔ کیونکہ وہ بنتا ہے۔

(40)

یہ ابراہیمؑ کی بڑی جامع دعا ہے۔ جس میں اپنے لیے، اولاد کیلئے، اور والدین کیلئے مانگی ہے۔ اتنی imp ہے یہ دعا کہ ہر نماز میں درود شریف کے بعد پڑھتے ہے۔

دعا یہ بھی کہ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دے (ظاہری باطنی لحاظ سے) اور میری اولاد کو بھی [اپنی ہدایت

کے ساتھ بچوں کی ہدایت کی بھی دعا کریں۔ اپنے دوبے کی فکر کے ساتھ بچوں کے دوبے کی بھی فکر کریں۔]

* حضرت عمر فاروق (رض) کہا کرتے تھے مجھے اس بات کی فکر نہیں کہ میری دعا قبول ہوگی بھی کہ نہیں۔ میں تو کہتا ہوں آگے عمر مجھے دعا کی توفیق نصیب ہو جائے۔"

← دعا مانگنے کی توفیق ہو جائے ہم سب کو۔ آمین۔

دعا کو خشوع و خضوع کے ساتھ مانگنا چاہیئے۔ اور دعا کرنی چاہیئے کہ میری دعا کو قبول کر لیں

(41)

ابراہیم (ع) اپنی بخشش کی دعا مانگتے ہے۔ ان کو فکر ہے کہ میرے رب مجھے بخش دیں اور میرے والدین کو۔

(یہ اس وقت کی دعا ہے جب حکم نازل نہیں ہوا تھا مشرکین کی مغفرت والا)

* مریم: 47

وطن سے نکلتے ہوئے کہ میں آپ کیلئے دعا مانگوں گا اللہ سے مغفرت کی

* توبہ: 114

"کافروں / مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا نہیں مانگی جا سکتی"

پھر ابراہیم (ع) نے نہیں مانگی تھی دعا۔

- اور سب ایمان لانے والوں کو بخش دیں۔
- حساب کا دن بڑا وحشتناک ہوگا۔ بڑا سخت ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ اس دن ہم سب کو عذاب سے محفوظ رکھے

(آمین)

(42)

اور تم ہرگز اللہ کو غافل نہ سمجھو اُس سے جو یہ کافر لوگ شرک کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت کہتے ہیں کہ اس دن تک ان کو مہلت دی ہے کہ جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائے گی۔ قیامت کی ہولناکی کا یہ حال ہوگا کہ آنکھیں پتھر آجائے گی۔ کسی کو کسی کی فکر نہیں ہوگی۔ مجرم اپنی پلکیں جھپکائے گے نہیں۔ ان کو ہوش ہی نہیں ہوگا۔

- اللہ تعالٰی ان لوگوں کی کیفیت بیان کر رہے ہے یہاں جو قیامت کے دن ظالم لوگوں کی ہوگی۔

(43)

وہ سر اُٹھا کر دوڑے گے اور اُن کی نظریں ان کی طرف لوٹے گی نہیں۔ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی۔ کسی ساز و سامان کی فکر نہیں ہوگی۔

* عائشہؓ فرماتی ہے رسول اللہؐ نے فرمایا:

تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، بغیر ختنہ اُٹھائے جاؤ گے۔ میں نے کہا: یارسول اللہؐ! مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھے گے؟ فرمایا نہیں۔ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ کسی کو ہوش ہی نہیں ہوگا (کہ ہم ننگے ہیں)

(بخاری کی حدیث)

ے جیسے بچے کی پیدائش کے وقت عورت کو ہوش نہیں ہوتا تکلیف اتنی زیادہ ہوتی ہے۔

- آنکھیں پھٹی ہیں۔ دہشت کی وجہ سے ادھر اُدھر بھاگ رہے ہیں۔ دل خالی ہیں۔

(44)

فرمایا اے محمدؐ! ڈرائیے ان لوگوں کو اُس دن سے۔
اور سب لوگوں کو ڈرائیے۔

محمدؐ کبھی پہاڑ پر چڑھ کر ڈراتے تھے کبھی گھر میں دعوت میں بلا کر ڈراتے تھے۔ اپنے مشرک رشتہ داروں کو۔

★ جنت خواہشات سے نہیں ملتی بلکہ قربانی اور محنت و مشقت سے ملتی ہے۔

• قیامت کا دن بڑا سخت ہوگا۔ وہ دن عذاب لیے ہوئے آئے گا۔ جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہیں گے اس دن ہمیں تھوڑی سی اور مہلت دے دیں۔ انسان اس دن کہے گا کہ ہمیں تھوڑی سی مہلت دے دیں کہ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور ہم تیرے رسولوں کی پیروی کریں گے۔

← بس اسی دن ان کو ہوش چڑھا۔ اس سے پہلے بھلائے بیٹھے تھے۔ دنیا کیلئے کیا کرتے ہیں اور آخرت کیلئے کیا کرتے ہیں۔ ہمیں دنیا کی فکر ہے۔ دنیا کیلئے تیاری کرتے ہیں۔ آخرت کیلئے ایسی فکر کیوں نہیں؟ سوچنے کی بات ہے۔

• اللہ رب العزت کہے گے کیا تم وہی لوگ نہیں جو قسم کھا کر کہا کرتے تھے تم نے تو مرنا ہی نہیں۔ یہ دن آنا ہی نہیں۔ ہمیں تو زوال ہی نہیں آنا۔ قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے۔

(45)

حالانکہ تم ان بستیوں میں رہ چکے تھے۔ جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اپنے اوپر ہماری نافرمانی کر کے۔ اور تمہیں یہ بھی پتا تھا کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کیا کیا تھا۔ ان کی مثالیں تمہارے پاس موجود تھی۔

← عذاب کا ذرا سا اثر آزمائش بن جاتا ہے۔ ہمیں پیہ ملتا ہے کہ جوانی ہمیشہ رہے گی اور بڑھاپا نہیں آئے گا۔ ذرا سی بات ہوتی ہے اور جینز ختم ہو جاتی ہے۔

• پچھلی قوموں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ پہلے وہ آباد تھے اور اب تم آباد ہو۔ اب اُن کے گھر کھنڈر بن گئے ہیں تو تمہارے بھی بن سکتے ہیں۔

ے لہ گور سکندر ہے نہ ہے قبر دارا
مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے

(46)

اللہ رب العزت بتا رہے ہیں کہ پچھلی قوموں نے اللہ کی آیتوں سے ایسے حیلوں / مکروں سے انکار کیا کہ اُن کے مکر سے پہاڑ بھی ٹل جاتے اُن کے داؤ ایسے تھے کہ پہاڑ بھی ٹل جائے لیکن اللہ کا داؤ زبردست ہے۔

مکر سے مراد شرک ہے۔

تکاد السموت یتفطرن ۔۔۔ [المریم : 99]

کہ قریب ہے آسمان پھٹ پڑے اور زمین شق ہو جائے۔۔ اس بات پر کہ اللہ رحمٰن کی اولاد ہے!

• اِن ← نہیں
شرطیہ (ہو جانا)

★ انہوں نے چالیں تو بہت چلی لیکن اُن کی چالوں سے پہاڑ ٹل نہیں سکے (حالانکہ ٹل سکتے تھے لیکن ٹلے نہیں)

• محمد ﷺ کیلئے چالیں ✦ نعوذباللہ قتل کر دیا جائے، قید کر دیا جائے، جلا وطن کر دیا جائے

• اُن کی چالوں سے پہاڑ ہٹ سکتے تھے لیکن پہاڑ ہٹے نہیں۔ اللہ رب العزت نے محاورۃً بات کی ہے

اللہ رب العزت نے اُن کی چالوں کو ختم کر ڈالا۔

(47)

اے محمدؐ تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف کریں گا۔ مسلمانوں کو تسلی دی جا رہی ہے۔ یہ کافر لوگ جو بھی کر رہے ہیں اسلام کے mission کو ختم کرنے کیلئے، اللہ ایسا ہرگز نہیں ہونے دے گا۔ وہ اسلام کو بلند و بالا کریں گا۔ قیامت آئے گی، اللہ سب کو جزا و سزا دیں گا۔ زبردست انتقام لینے والا ہے۔

(48)

اب فرمایا ڈراؤ لوگوں کو اُس دن سے۔
(بار بار ذکر ملتا ہے قرآن میں لوگوں کو قیامت سے ڈراؤ)
جس دن زمین و آسمان بھی سے کچھ کر دیئے جائے۔
• ختم نہیں کریں گا لیکن نظام درہم برہم کر دیا جائے گا۔
زمین و آسمان کی حقیقت بدل دی جائے گی۔
زمین کے اندر جو بلندی و پستی ہے وہ سب ختم کر دیا جائے گا۔ پانی خشک کر دیا جائے گا۔ سمندر پاٹ دیئے جائیں گے۔ زمین دستر خوان کی طرح کر دی جائے گی۔

* آپؐ نے فرمایا:
"زمین قیامت کے دن سفید بھورے رنگ کی ہو جائے گی دستر خوان کی طرح۔ عائشہؓ نے کہا! لوگ کہاں ہونگے فرمایا پل صراط پر۔ یہودی نے پوچھا: تو کہا پل کے پاس اندھیرے میں"

صحیح مسلم۔

* صحیح بخاری و مسلم
"آپؐ نے فرمایا لوگ قیامت کے دن ایسی زمین

پر اٹھائے جائیں گے جو صاف ہوگی جس پر کوئی دراڑ، ٹیلہ، باغ وغیرہ نہیں ہوں گے"

*** ایک اور حدیث ملتی ہے**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن یہ زمین اس طرح کھینچی جائے گی جس طرح چمڑے کو کھینچا جائے جس سے اس کی سلوٹیں، شکن نکل آئے"۔

- سارے لوگ زمین پر اکٹھے ہو جائیں گے تاکہ حساب کتاب لیا جا سکے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب کھڑے ہو جائیں گے۔

Five before five

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

مال کو کہاں کہاں خرچ کیا

علم کو پھیلایا؟

زندگی میں آخرت کی تیاری کی نہیں؟

* قیامت کے دن سب سے پہلے لوگ ان لوگوں کو پیش کیا جائے گا۔ دو لوگوں کا مقدمہ آئے گا۔ قطع تعلقی کی جس نے۔

49

قیامت کے دن تم مجرموں کو دیکھو گے۔ اس دن مجرموں کو رسوا ہونا اللہ کی طرف سے۔ زنجیروں میں جکڑے ہوں گے۔ یہ اللہ کا بدلہ ہوگا۔

*** اللہ تعالیٰ جب مجرموں کو پکڑے گا تو**

اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔ جو جو زمین نے record کیا

(50)

قطران کے لباس پہنے ہوگے۔

[الحج : 19] "ان کیلئے آگ کے لباس ہونگے"

قطران ← پگھلا ہوا مادہ جو غلیظ ہو

• ہمیں آج کل لباس، fashion کی بہت فکر ہوتی ہے۔ Trend کو follow کرنا ضروری ہوتا ہے۔ آخرت کے لباس کی فکر کیوں نہیں ؟

• آگ کا temperature زیادہ ہوتا ہے۔ آگ کے شعلے ان کے چہروں کو جھلس رہے ہوگے۔ دلہن کے بھی چہرے کو سجاتے ہیں۔ چہرہ اتنا نازک ہوتا ہے کہ تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

(رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا: چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔)

یہ اللہ کے نافرمانوں کیلئے عذاب ہے۔

(51)

یہ اس لیے اللہ رب العزت کریں گا تاکہ ہر ایک کو اس کا بدلہ دیں۔

★ حضرت عائشہ (رض) ایک دفعہ جہنم کو یاد کر کے رونے لگی۔ پوچھنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے اس وقت یاد کریں گے؟ جب نہیں کروایا۔ کہا عائشہ (3) موقعے ایسے ہیں جب کوئی کسی کو یاد نہیں کریں گا

(1) جب اعمال تولے جا رہے ہوگے

(2) جب اعمال نامے پکڑائے جا رہے ہوگے (دائیں میں ملے گا یا بائیں میں)

(3) جب صراط پر سے گزرنا ملے گی

★ ایک دفعہ آپ ﷺ نے پورے خاندان کو مخاطب کر کے کہا اس وقت جو مجھ سے لینا ہے لے لو۔ آخرت میں کچھ نہیں دے سکوں گا نہ کر سکوں گا۔

• زیادہ مال و دولت سے کچھ نہیں بن سکتا جب تک قناعت نہ ہو۔

• مرد کی کمائی میں قناعت ہوتی ہے۔ عورت قرآن پڑھے گی تبھی اپنے بچوں کی پرورش کر سکے گی۔

• ہمیں یہ سوچنا ہے کہ آخرت کی تیاری کیسے کریں؟

• یہ degrees ہمیں فائدہ نہیں دے رہی اگر ہم آخرت کی تیاری نہیں کر رہے۔ کوئی فائدہ نہیں ہے اگر ہم میں اخلاق نہیں ہے، تمیز نہیں ہے۔ دنیا کیلئے رو رہے ہیں بی بی حاجرہ، فاطمہؓ کا کردار نہیں ہے ہم میں۔

• جب شخص 40 سال کا ہو جائے اور عذر کوئی نہیں ہے کہ اللہ کی عدالت میں پیش کر سکے تو اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔

← کچھ لوگ اس لیے جیتے ہیں کہ اللہ کی بندگی کر سکے۔ کسی party میں چلے جائے ہر ایک کو یہ فکر ہوتی ہے کہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔

• اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ حصہ بہت ڈرانے والا ہے۔ کہ پتا بھی نہیں لگے گا اور موت آ جائے گی۔ ہمیں لگتا ہے وقت ہے لیکن اصل میں وقت نہیں ہے۔ دنیا آخرت کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہے۔

(52)

یہ آیت سورہ ابراہیم کا نچوڑ ہے۔ اس میں قرآن نازل کرنے کے (3) مقاصد ہیں۔

انسانوں تک قرآن پہنچانا ہے۔ اور تبھی پہنچا سکتے ہیں جب خود پڑھا ہو۔

(1) اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کرنا ہے / ڈرانا ہے۔

CamScanner

(۲) لوگوں کو توحید کا پیغام دینا ۔

(۴) عقل والے وہ ہیں جو قرآن پڑھتے پڑھاتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نزول قرآن کے (3) مقاصد کو پورا کرنے والا بنائے ۔ (آمین)

اس دنیا کے اندر ہمیں اللہ کا پسندیدہ بندہ بننا ہے ۔

CamScanner